

گزشتہ سے پیوستہ :

تاریخ طبری کے ماخذ

(۱۵)

نوشتہ : ڈاکٹر جواد علی، عراق اکادمی، بغداد
ترجمہ : نثار احمد فاروقی، دہلی کالج، دہلی ۶

المسعودی کا کہنا ہے کہ اس نے ۳۰۳ھ میں شہر اصفخر میں ایک ضخیم کتاب دیکھی تھی جو اہل فارس کے بہت سے علوم پر حاوی تھی اس میں ان کے بادشاہوں کے حالات، عمارتوں کی تاریخ، ان کے قوانین سیاست وغیرہ تھے، جو اُس نے فارسی کی دوسری کتابوں میں مثلاً خداینامہ، آیین نامہ و کہنامہ وغیرہ میں بھی نہیں پائے۔ وہ کہتا ہے :

”اس میں فارس کے سترہ ساسانی بادشاہوں کی تصویریں تھیں پندرہ مردوں کی اور دو عورتوں کی۔ ان میں سے ہر ایک کی تصویر اس کی وفات کے دن تیار کی گئی تھی خواہ وہ بوڑھا ہو کر مرا ہو یا جوان مر گیا ہو۔ اس کا ہلیہ، تاج، دائرہ، چہرہ مہرہ اور خط و خال سب بنائے گئے تھے ان بادشاہوں نے چار سو تینتیس (۴۳۳) سال ایک ماہ اور سات دن تک فرماں روائی کی۔ ان میں سے جب کوئی بادشاہ مرتا تھا تو اس کا مجسمہ بنا کر خزانوں میں رکھ دیا جاتا تھا تاکہ زندہ بادشاہ کی نگاہوں سے اپنے پیش رو کی خوبیاں پوشیدہ نہ رہیں۔ ہر بادشاہ کی تصویر جنگ میں بحالت تہیاء یا عدالت میں جلوس کی شکل میں بنی ہوئی تھی۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی سیرت خواص اور عوام کے ساتھ، اور بڑے واقعات و مہمات جو اس کے عہد حکومت میں پیش آئے ہوں، بیان کیے گئے تھے۔“

یہ کتاب ملوک فارس کے خزانے سے دستیاب ہوئی تھی اور نصف جمادی الآخرہ ۱۱۳ھ میں لکھی گئی تھی اور اسے ہشام بن عبد الملک بن مروان کے لیے فارسی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔
السعودی نے اس کتاب کے ناقل کا نام درج نہیں کیا ہے۔

آئین نامہ | ابن المقفع نے تاریخ فارس کی ایک اور کتاب بھی عربی میں منتقل کی تھی جس کا نام آئین نامہ ہے۔ یہ پہلوی زبان میں آئین نامک کہلاتی تھی۔ اس کا اسلمی تنگم ہو چکا ہے اور عربی ترجمہ بھی نہیں ملا، صرف بعض کتابوں میں اس کی عبارتیں محفوظ رہ گئی ہیں، ان میں ایک، ابن قتیبہ الدینوری (متوفی ۲۶۵ھ یا ۲۶۶ھ) کی کتاب عیون الاخبار بھی ہے، جس میں اس نے اس کتاب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

السعودی بھی اس کتاب سے واقف ہے اور اسے آئین نامہ کہتا ہے جیسا کہ اشاریہ نے اس سے نقل کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب رسوم و رواج سے متعلق تھی یعنی ساسانیوں کی رسمیں، عادتیں، ان کا سماج اور مجلس اور تنہا وغیرہ۔ ابن ندیم نے اس کا نام ”کتاب آئین نامہ فی الاصل“ لکھا ہے۔ یہ کونسا شکل ہے کہ اس کتاب کے نسخے کب غائب ہوئے۔ السعودی نے لکھا

۱۔ التنبیہ والاشراف (طبع الصاوی) ۹۳/ ۱۱۳ کتاب آئین نامہ“ الفہرست ۱۴۲، ”الآئین“ عیون الاخبار
ملاذول ۲۸/ ۲۲۵ بروکلان ضمیمہ۔ الفہرست ۴۴، طبع یورپ السعانی: الانساب
درق ۲۲۳۔ الف۔ یاقوت: الارشاد ۱۶/۱۰ و ما بعد۔ تاریخ بغداد ۱۰/۱۰۔ بروکلان: ضمیمہ

۱۸۵/ ۱۸۴ ۵۹۰/۴، ۲۴۸، ۲۲۱/۳۔ ۶۲، ۲۸/۱۔ عیون الاخبار

۲۔ التنبیہ والاشراف۔ ۹۲، ۱۲۹۔ (طبع Carra de Vaux) الفہرست ۱۳/

۳۔ بروکلان ضمیمہ ۲۳۵ RICHTER: Studien S. 50-51

ZDMG 64 S. 126-128

۴۔ الفہرست ۱۴۲/-

ہے کہ "نارسیوں کی ایک کتاب کہنامہ ہے جس میں مملکت فارس کے عقائد و رسوم ہیں اور یہ اس کی ترتیب کے مطابق چھ سو ہوتے ہیں۔ یہ کتاب آیین نامہ کا ایک حصہ ہے اور آیین نامہ کی تفسیر کتاب الرسوم ہے یہ ہزاروں صفحات میں ہے اور کہیں بھی مکمل نہیں ملتی صرف بڑے بڑے موزوں کے پاس اس کے مکمل نسخے دستیاب ہو سکتے ہیں۔" السعدی کے اس قول کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کہنامہ یا کہنامک *Gahnamagh* اسی کتاب آیین کا ایک جز ہے۔

کتاب التاج | کتاب التاج بھی ان کتابوں میں سے ایک ہے جو ابن المقفع نے پہلی زبان سے عربی میں منتقل کی تھیں۔ ابن ندیم نے اس کا نام کتاب التاج فی سیرۃ النوشروان لکھا ہے۔ لیکن شاید یہ اس کا گمان ہی ہے اور یہ کتاب محض النوشروان کی سیرت سے متعلق نہیں تھی بلکہ اس میں دوسرے بادشاہوں کے حالات بھی شامل تھے۔ اس سے ابن قتیبہ نے اخذ کیا ہے۔ غالباً الطبری نے اس سے وہ مقالات نقل کیے ہیں جو شاپور سوم، بہرام چہارم، خسرو اول^۱ اور خسرو ثانی سے متعلق ہیں جو خسرو پرویز کہلاتا ہے اپنے بیٹے شیرویہ کے نام اس کی وصیت بھی ماخوذ ہے۔ مشاہیر اہل قلم کی ایک جماعت کو اس کتاب نے متاثر کیا ہے مثلاً الجاحظ کی کتاب التاج پر اس کا اثر ہے یہ مصر میں احمدی پاشا کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے اور بعض محققوں کا خیال ہے کہ یہ ان کتابوں میں سے ہے جو

۱۰ التنبیہ والاشراف / ۹۶ ARTHUR CHRISTENSEN: L'IRAN SOUR LES

۱۱ SASSANIDES P75 الفہرست / ۱۷۲ سے بروگمان ضمیمہ / ۲۳۵، نولکی / ۳۶۱، ۳۸۲

۱۲ عیون الاخبار میں اس کا نام بارہ جگہ آیا ہے۔ ARTHUR CHRISTENSEN, P58

۱۳ الطبری ۲ / ۱۳۷ سے الطبری ۲ / ۱۵۹

۱۴ BROCKELMANN, Suppl. 1. S. 235

۱۵ INOSTRANNYEV: Iranian Influence p. 72

۱۶ F. GABRIELI: Riv. degli. Studi. Orientali XI p 292

ابن المقفع کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔

کتاب مزدک | ابن المقفع نے کتاب مزدک کا ترجمہ بھی کیا تھا۔ یہ ان کتب میں سے ہے جن پر قصص کا رنگ غالب ہے۔ چنانچہ اس میں وہ دیومالائی کھانیاں ہیں جو مزدک سے وضع کی گئی ہیں۔ الطبری نے اس سے مزدک اور مزدکیۃ کا بیان نقل کیا ہے۔ یہ بیان ہم زیادہ تفصیل سے کتاب غرر اخبار لوک الفرس و سیر ہم میں بھی پاتے ہیں۔ الطبری نے قباز سے مزدک کے مکالمے بھی نقل کیے ہیں۔ اس کے سوا بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الثعالبی نے اخبار مزدک میں جس مفصل کتاب کا ذکر کیا ہے اور اس کے حوالے دئے ہیں وہ یہی ہے۔ اسے مزدک نامہ یا مزدک نامک کہا جاتا ہے۔ دوسرے مورخوں نے بھی اس سے اخذ کیا ہے۔

موسیٰ بن عیسیٰ | بعض دوسرے فارسیوں نے بھی اپنی تاریخ عربی زبان میں منقول کی تھی جن میں محمد بن الجهم بریکی، زادویہ بن شاہ ویہ الاصفہانی، محمد بن بہرام بن مہربار، ہشام بن القاسم الاصبہانی، بہرام بن مردانشاہ، موسیٰ بن عیسیٰ الکسروی وغیرہ ہیں۔ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ان میں سے بعض نے کتاب خداینامہ کا ترجمہ بھی کیا تھا اور ان کے ترجمے معروف تھے جن سے بعض مورخوں نے نقل و اقتباس کیا ہے اور یہ ترجمے ایک دوسرے سے مختلف تھے اور ترجمہ ابن المقفع سے بھی الگ تھے۔ موسیٰ بن عیسیٰ الکسروی نے خداینامہ کے متعدد نسخے جمع کر کے ان سے مدولی تھی اس کے سوا تاریخ فارس سے واقفیت رکھنے والے لوگوں کی اعانت بھی اس نے حاصل کی جن میں حسن بن علی الہمدانی، العلاء بن احمد بھی ہیں اور اس طرح لوگ فارس کی تاریخ پر ایک کتاب لکھی۔ ابن یزید

۱/۷ حیوان ۷/۱ الطبری ۲/۹۱ وابعد۔ فہرست تاریخ الطبری (عمل دی غویہ) ۱۰/۱۸۸۵،

۱۸۸۶، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۷

۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵، ۲۸۶۶، ۲۸۶۷، ۲۸۶۸، ۲۸۶۹، ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، ۲۸۷۴، ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۷۹، ۲۸۸۰، ۲۸۸۱، ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۲۸۸۷، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶، ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، ۲۹۰۱، ۲۹۰۲، ۲۹۰۳، ۲۹۰۴، ۲۹۰۵، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸، ۲۹۰۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۳، ۲۹۱۴، ۲۹۱۵، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۱۸، ۲۹۱۹، ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۲۹۳۱، ۲۹۳۲، ۲۹۳۳، ۲۹۳۴، ۲۹۳۵، ۲۹۳۶، ۲۹۳۷، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۲۹۴۰، ۲۹۴۱، ۲۹۴۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۴۶، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۲، ۲۹۵۳، ۲۹۵۴، ۲۹۵۵، ۲۹۵۶، ۲۹۵۷، ۲۹۵۸، ۲۹۵۹، ۲۹۶۰، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴، ۲۹۶۵، ۲۹۶۶، ۲۹۶۷، ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰، ۲۹۷۱، ۲۹۷۲، ۲۹۷۳، ۲۹۷۴، ۲۹۷۵، ۲۹۷۶، ۲۹۷۷، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰، ۲۹۸۱، ۲۹۸۲، ۲۹۸۳، ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸، ۲۹۸۹، ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲، ۲۹۹۳، ۲۹۹۴، ۲۹۹۵، ۲۹۹۶، ۲۹۹۷، ۲۹۹۸، ۲۹۹۹، ۳۰۰۰، ۳۰۰۱، ۳۰۰۲، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴، ۳۰۰۵، ۳۰۰۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۰۹، ۳۰۱۰، ۳۰۱۱، ۳۰۱۲، ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۱۶، ۳۰۱۷، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۰، ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۳۰۲۴، ۳۰۲۵، ۳۰۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۲۸، ۳۰۲۹، ۳۰۳۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۰۳۵، ۳۰۳۶، ۳۰۳۷، ۳۰۳۸، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۲، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴، ۳۰۴۵، ۳۰۴۶، ۳۰۴۷، ۳۰۴۸

نے موسیٰ بن عیسیٰ الکسروی کی دو کتابوں کا ذکر کیا ہے ایک کا نام وہ ب الاوطان بتاتا ہے اور دوسری کو کتاب مناقضات من دمم انہ لاینبغی ان یقتدی القضاة فی مطاعهم بالائمہ والخلفاء لکھتا ہے۔

اور بروکلیمان کا خیال ہے کہ قصہ سندباد کا اغلیق ترجمہ ان کتابوں میں سے ہو سکتا ہے جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔

میری رائے یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر کتابیں جو کتب سیر الملوک یا کتب سیر ملوک العجم کہلاتی ہیں اور جن کے بارے میں سچا جاتا ہے کہ کتاب خدایانہ کا ترجمہ ہیں، دراصل یہ جمع، تصنیف، تخریص یا اضافات و اصلاحات کا عمل ہیں جو ان کے مولفوں نے کیا ہے مگر ترجمہ مشہور ہو گئے ہیں حالانکہ یہ ان لوگوں کی تالیف ہیں۔

ابن ندیم نے تاریخ وادب کی ایسی بہت سی کتابوں کے نام لکھے ہیں جو فارسی سے عربی میں منتقل ہوئیں۔ اس نے ان کتابوں کے نام بھی لئے ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا اور ان کے سوا بھی کچھ ہیں مثلاً کتاب رستم اسفندیار، کتاب شہر زیاد مع ابرویز، کتاب الکارناج فی سیرة انوشروان، کتاب بہرام و نرسی، کتاب بوداساف بوتاسف و بلوہر، وغیرہ۔ غالباً ان میں سے کچھ کتابیں گھڑی ہوئی ہیں اور زمانہ اسلام میں لکھی گئیں۔

منظوم ترجمے | عربی شاعر ابان بن عبد الحمید بن لاحق بن غیر القاشی نے ان میں سے بعض کتابوں کو نظم کا جامہ بھی پہنایا اور مزدوج شہروں میں منتقل کیا، چنانچہ کتاب کلید و دمنہ، کتاب سیرة اردشیر، کتاب سیرة انوشروان، کتاب بلوہر و بردانیر، کتاب مزدک، کتاب سندباد (سندباد) وغیرہ ان

۱۸۵/ الفہرست/ ۲۳۷ بروکلیمان (ضمیمہ) ۲۳۷۔ انسای کلوپیڈیا جلد ۴/ ۲۳۵ ۳۵ الفہرست/ ۲۲۷

و ما بعد ۳۵ الفہرست/ ۱۲۷ کتاب بلوہر و بردانیر " بروکلیمان (ضمیمہ) ۲۳۹ GOLDZIHEN

۲۳۹ بروکلیمان (ضمیمہ) ۲۳۹ Verh des VII Inter Cong Wien 1888

میں شامل ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان ترجموں کی اصلیں گم ہو چکی ہیں اور ترجموں کے کچھ نمونے (الحوالی متوفی ۳۳۵ھ یا ۳۳۶ھ) کی کتاب الاوراق میں ملتے ہیں۔ اس معاملے میں بہت سے شعراء نے اس کی نقل اتارنی چاہی اور فارسی کے جن شاعروں نے مثنوی کی شکل میں تاریخ ایران نظم کی ہے وہ بھی اسی کے راستے پر چلے ہیں ان میں مسعودی مروزی بھی ہے جس نے فارسی میں مثنوی لکھی۔ یہی ہے جس کی طرف الشعالبی نے اپنی کتاب "اخبار طوک الفرس وغیر ہم" میں اشارہ کیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

اور کتاب الکارناج جس کا میں نے پہلے ذکر کیا اردشیر کی تاریخ ہے۔ اس کا نام کارنامک انگریزی بابکان ہے۔ فولد کی کا گمان ہے کہ یہ ساتویں صدی عیسوی کے لگ بھگ تصنیف ہوئی ہے۔ کتاب خدائنامہ کی نسبت یہ تاریخ میں ثانوی حیثیت کی کتاب ہے۔ اس کی فارسی اصل موجود ہے، ترجمہ بھی ہو چکا ہے اور متعدد بار چھپا ہے۔

ملوک فارس کا بیان کرتے ہوئے مسعودی نے ایک کتاب اسکینین کا نام بھی لیا ہے جسے ابن المقفع نے قدیم فارسی سے عربی میں ترجمہ کیا تھا۔ اس کے بارے میں لکھا ہے: "اہل فارس اس کتاب کی بہت عزت کرتے ہیں کیوں کہ یہ ان کے اسلاف کی تاریخ اور بادشاہوں کی سیرت پر ہے"

۱۷ J. H. DUNNE: 1-51, Ency I. S 541

KRIYMSKI: A Ban Lahikij manicheist Poet

Moscow 1913 p 9-11, 47-49

۱۸ الفخر/۱۰/۳۸۸، ۱۱، ۴۷-۴۹

۱۹ Karnamki Artachshatr-i-Papkan

Ency. vol II p. 180 Bombay 1896, 1899, 1900

۲۰ ترجمہ و طبع فولد کی شہر گولنگن ۱۹۷۸ء

۲۱ المروج/۱/۱۹۲-۱۹۱

اس کتاب سے اس نے کینسرو اور لہر اسپلے کے حالات لیے ہیں۔ السعودی سلفے تاریخ ایران کی کچھ ایسی کتابوں کی طرف بھی اشارے کیے ہیں جن کو اس نے دیکھا تھا اور ان سے استفادہ کیا تھا، اہل فارس کے عبادت خانوں میں بھی وہ گیا تھا اس طرح اس نے کچھ ایسا نادر مواد پیش کر دیا ہے جو دوسرے مورخوں کی تصانیف میں نہیں ملتا۔

ان تاریخ نویسوں نے عربی مصادر سے بھی فائدہ اٹھایا ہے اور اسے تاریخ فارس سے منسوب کر دیا ہے مثلاً وہ اقوال جو ہرگز چہارم سے منسوب ہیں یقین ہے کہ عربی ماخذ سے لیے گئے ہیں۔ اسی طرح کا معاملہ ان اشعار یا رسالوں کا ہے جو عربی میں عہد اسلامی کے اسلوب کے مطابق لکھے گئے اور تاریخ فارس کے ذیل میں درج ہوئے ہیں۔

ابوعبیدہ | ابو عبیدہ معمر بن المثنیٰ (متوفی ما بین ۲۰۸ھ و ۲۱۳ھ) کی روایات اور تصانیف کا شمار بھی ان اہم ماخذ میں ہوتا ہے جن سے مورخوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور اسلام سے پہلے کے ساسانیوں کے حالات یا عرب و ایران کے تعلقات کا مواد وہیں سے اخذ کیا ہے۔ الطبری نے اس سے عدی بن زید العبادی کے قتل کا واقعہ اور معرکہ ذی قار کا احوال لیا ہے اس کے علاوہ بھی کچھ اخبار لیے ہیں جو عہد اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ الطبری میں اس کا نام ۵۷ سے

۱۹۲/۱ المروج ۱۹۲/۱ ۲۰۸ھ الذیوری : الاخبار الطوال/۷۷

Ency. Vol IV p181, Noldeke : Geschichte der

Perser und Araber S. 326

۳ ابو عبیدہ ۱۱۳ھ میں پیدا ہوا اور ۲۱۰ھ میں وفات پائی۔ ایک قول ۲۱۱ھ بتاتا ہے۔ ابو عبیدہ کا بیان ۲۰۸ھ ہے اور کسی نے ۲۰۹ھ بھی لکھا ہے۔ الفہرست/۷۹ و ما بعد۔ تاریخ بغداد/۱۳

۲۵۳ و ما بعد، الارشاد/۷۴۳ - الذہبی: طبقات الحفاظ جلد ۱/۳۳۸، الیاضی: مرآة/۲۴۴

و ما بعد۔ السیوطی: البغیہ/۳۹۵ - ابن العاد: شذرات الذهب/۲۴۴ - بروکلان/۱۰۳، ضمیمہ/۱۶۲

زیادہ مواقع پر ملتے ہیں۔ السعدی نے ملوک الطوائف^۱ اور ملوک ساسان^۲ کے حالات کی روایت اسی سے کی ہے۔ اس کی تالیفات جن کے نام ابن الندیم نے لکھے ہیں اخبار، انساب اور لغت کے موضوعات پر تعداد میں سو سے زیادہ ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں ہمیں دستیاب ہوئی ہیں۔ ابن ظکآن کا بیان ہے کہ اس کی تصنیفات تعداد میں دوسو کے لگ بھگ تھیں۔

الطبری نے اس راوی کا نام نہیں لیا جس نے معرکہ ذی قار اور قتل عدی بن زید کی روایت عبیدہ سے سنی تھی، بلکہ یوں لکھا ہے: "ابو عبیدہ معمر بن المثنی سے روایت کی گئی، کہا: مجھ سے ابو الخثار فراس بن خندق اور چند عرب علماء نے، جن کا نام اس نے لیا، یہ بیان کیا۔" اس کے ساتھ ہی وہ ہشام ابن الکلبی کی اسحاق الجصاص سے لی ہوئی دو-ی روایت بیان کرتا ہے جو اس نے حماد کی کتاب سے لی ہے۔ عدی بن زید کے اخبار سے متعلق ابن الکلبی کی ایک تالیف تھی جس کا نام کتاب عدی بن زید العبادی^۳ ہے۔ غالباً یہ ان ماخذ میں سے ہے جن سے الطبری نے عدی کا قصہ اور وہ امور جو عرب و ایران کے درمیان اس کے بعد پیش آئے، نقل کیے ہیں۔

ابو الفرج الاصفہانی نے معرکہ ذی قار سے متعلق جو تفصیل لکھی ہے اس سے ہیں الطبری کا ماخذ بچانے میں مدد ملی ہے۔ الاصفہانی نے اپنے اخبار^۴ علی بن سلیمان الاخش عن السکری عن محمد بن حبیب عن ابن الکلبی عن خراش ابن اسمعیل^۵ یا الاثرم کی روایت کے ذریعہ عبیدہ سے لیے ہیں۔

۱۔ فہرست تاریخ الطبری (عل دی غویہ) / ۳۷۱ / ۱۳۶ / ۱

۲۔ المروج / ۱۵۷ ، ۱۷۶ / ۱۰ الفہرست / ۸۰

۳۔ بروکلین (دعیمہ) / ۱۶۲ - انسائی کلوپیڈیا جلد اول / ۱۱۲ - گولڈزیہر / ۱۹۳

۴۔ الونیات / ۱۴۰ / ۲ / ۱۵۲ ، ۱۴۶ / ۲

۵۔ الفہرست / ۱۴۶ / ۲ / ۱۴۱

۶۔ الاغانی / ۱۳۲ / ۲ (طبع بولاق)

یا ابن الاعرابی کی کتابوں سے عن علی بن سلیمان الاخش عن السکری عن محمد بن حمیب عن ابن اکتلیٰ
 — اور اس نے اپنے باپ سے یا اسحاق ابن الجھامس سے یا حاد الراویہ سے روایت کی ہے۔
 علی بن سلیمان | لیکن علی بن سلیمان جو الاخش الاصغر کے نام سے معروف ہے تاکہ الاخش الاکبر
 سے القباس نہ ہو سکے، (جو نحوی اور لغوی تھا جس کا نام عبدالحمید بن عبدالعزیز ہے، یہ اہل ہجر
 میں سے تھا، سیویہ اور ابو عبیدہ کے شیوخ میں شمار ہوتا ہے) اسی طرح الاخش الاوسط ابو الحسن
 سعید بن سعدہ کو کہا جاتا ہے۔ (جو ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں بغداد میں فوت ہوا تھا یہ ۲۸۷ھ
 میں مصر بھی پہنچا تھا) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوالفرج الاسفہانی نے اس سے درس لیا تھا اس
 نے عدی بن زید کی خبر الاخش کی کتاب ہی سے لی جس کا نام کتاب الغتالین تھا۔ اور اس کے
 سامنے اس کی قرأت بھی کی تھی۔

السکری | رہا السکری، اس کا نام الحسن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن اور کنیت ابو سعید
 ہے۔ یہ نحوی اور لغوی تھا۔ اس نے ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔ متعدد کتابوں کا مولف ہے۔
 اس نے علماء کی ایک جماعت سے اخذ روایت کیا جن میں محمد بن حمیب بھی شامل ہے جو عالم
 لغوی، اخباری اور ماہر النساب تھا اس نے ۲۷۵ھ میں انتقال کیا۔ اس کی بھی متعدد تصانیف

۱۔ الاغانی ۲/۹۷، ۱۰۵ (مطبع دار الکتب المصریہ)

۲۔ ابن خلکان: الوفيات ۱/۴۱۸، ۴۱۹۔ ابن النديم نے اس کے تین کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

الفہرست ۱۲۳/ یوہان نک: العربیہ ۱۴۱/ بروکلمان (ضمیمہ) ۱۸۹/

۳۔ الاغانی ۲/۱۴۰ (مطبع دار الکتب المصریہ)

۴۔ الفہرست ۱۱۷/ - یاقوت: الارشاد ۳/۶۲۔

۵۔ تاریخ بغداد ۲/۲۹۶۔ السیوطی: البقیہ ۲۰۸/ الادبی: المؤلف ۱۳۸/ بروکلمان۔

۱۰۸- ضمیمہ ۱۶۸/ ۱۰۵ بروکلمان، ضمیمہ ۱۶۵/

ہیں۔ اس نے کبارِ علماء کی ایک جماعت سے روایت کی ہے جو ان علوم میں ماہرانہ واقفیت رکھتے تھے مثلاً ابن الاعرابی، قطرب، ابو عبیدہ، ابوالیقظان اور ابن الکلبی۔

ابن الاعرابی | اور ابن الاعرابی ابو عبد الرحمن بن زیاد متوفی ۲۳۱ھ ہے اس کی مجلس میں ادب، لغت اور اشعار کے شائقین آیا کرتے تھے اور یہ بغیر کتاب کی مدد کے انہیں اطا کرتا تھا۔ اس نے الفضل بن محمد الفسفی سے سماعت کی تھی اور ان سے اخذ بھی کیا تھا۔

الطبری نے تو اس شخص کا نام نہیں لیا جس کی روایت سے ابو عبیدہ اور ابن الکلبی کے اخبار سرکہ زہی تار سے متعلق اخذ کیے ہیں لیکن ہم ایک طرح سے اس کے ماخذ کا کھوج لگا سکتے ہیں کہ مولف کتاب الاغانی نے عدی بن زید اور اس معرکہ کے سلسلے میں جو اخبار درج کیے ہیں ان کا موازنہ الطبری کے بیانات سے کریں۔ دونوں کی عبارتوں میں مکمل یکسانی ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ دونوں کا مصدر ایک ہے۔ اگر ابو الفرج الاصفہانی نے اپنے ماخذ کا نام

درج نہ کیا ہوتا تو ہم بے تکلف کہہ سکتے تھے کہ اس نے الطبری سے نقل کیا ہے۔ لیکن اس نے اپنا ماخذ بتا دیا ہے جیسا کہ ہم ابھی دیکھ چکے ہیں اور وہ الاخشش کی کتاب المغتالین ہے۔ وہ کچھ ایسی باتیں بیان کرنے میں بھی منفرد ہے جن کی طرف الطبری نے اشارہ کرنا پسند نہیں کیا۔ اس لیے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ اس نے الطبری سے نقل کیا ہو، لازماً دونوں کا مشترک ماخذ کوئی کتاب رہی ہوگی اور وہ الطبری کے ہم عصر الاخشش کی کتاب المغتالین ہے۔ یا الاخشش کے شیخ السکری کی تالیفات میں سے کوئی کتاب ہوگی جس سے الطبری نے اخذ کیا اور اسی سے صاحب الاغانی نے السکری کے شاگرد اور اپنے استاد الاخشش کی روایت سے

۱۵۵/۱۵۵ الفہرست، ۱۳۶/۲۔ تاریخ بغداد ۲/۲۴۴۔ یاقوت: الارشاد ۴/۳۴۳

السیوطی: البغیہ/۲۹۔ اس کی کچھ تصانیف دستیاب ہوتی ہیں۔ بروکلان/۱۰۵، ضمیمہ/۱۲۵

۳ الفہرست، ۱۰۳، ۱۰۳۔ تاریخ بغداد ۵/۲۸۲۔ یاقوت: الارشاد ۴/۵۔ ایاضی: مرآة/۲، ۱۰۶۔ البغیہ/۲۲

نقل کر لیا۔

الطبری کہتا ہے: ”مجھ سے بروایت ہشام بن محمد بیان کیا گیا، اس نے کہا: میں نے اسحاق بن الجصاص سے سنا، میں نے اسے حاد کی کتاب سے اخذ کیا اور اس کا کچھ میرے والد نے بیان کیا تھا...“

حماد الراویہ میں کہہ چکا ہوں کہ یہ قصہ الطبری نے یا تو الاخش الاصر سے سنایا اس کی کتاب سے نقل کیا، اور اسی نے یہ روایت ابو الفرج الاصفہانی کو بھی سنائی۔ یہ کتاب کا مصنف حاد جس کا ذکر اوپر آیا ہے یہ حاد الراویہ ہے جیسا کہ کتاب الاغانی میں مذکور ہے۔ اس کا نام حاد بن ابی لیلیٰ ساہور ہے اور مسیرۃ بن المبارک بن عبید اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایام عرب کا زبردست عالم اور جاہلی شاعری کے مشہور راویوں میں سے ہے۔ خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے ساتھ اس کا واقعہ مشہور ہے کہ خلیفہ نے عدی بن زین العبادی کا ایک شعر پوچھنے کے لیے اسے طلب کیا تھا۔ وہ ان امور سے خوب باخبر تھا۔ ابن الندیم کا بیان ہے کہ حاد کی کوئی کتاب نہیں تھی بلکہ لوگوں نے اس سے زبانی روایت کیا ہے، کتابیں بعد میں تصنیف کر لی گئیں۔ اور اگر یہ قول صحیح ہے، جس کا قائل ابن الکلبی ہے — تو اخبار عدی بن زید پر حاد کی کوئی کتاب ہوگی، یا اس کے سوا کوئی تالیف ہو سکتی ہے جس سے ہشام نے اخذ کیا ہے۔ ابن الندیم کا یہ بیان حجت کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا کہ حاد کی کوئی تصنیف نہیں تھی بلکہ یہ بعد میں لکھی گئیں۔ کیونکہ یہ تو ثابت ہو چکا ہے کہ تدوین روایات کا کام حاد کے زمانے سے پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اور یہ آپ دیکھ ہی چکے ہیں کہ بعض اخبار سے ظاہر ہوتا

۱۴۶/۲ لہ الطبری

۱۵ ابن خلکان: الوفيات ۲۰۵/۱ وما بعد

۱۶ الفهرست ۱۳۳/ وما بعد

ہے۔ معاویہ بن ابی سفیان نے عبید بن شریہ کے اقوال کتابی صورت میں مرتب کرنے کا حکم دیا تھا۔

ابو جعفر احمد بن محمد الخاس سے روایت ہے کہ ”حماد وہی شخص ہے جس نے ”السیع الطوال“ (سات طویل قصائد) جمع کیے تھے۔ اور یہ جو عام طور پر مشہور ہو گیا ہے کہ یہ خانہ کعبہ میں لٹکائے گئے تھے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔“

لے یا قوت : الارشاد ۱۲۰/۴۔ ابن خلکان : الوفيات ۲۰۵/۱ وما بعد

اٹھارہویں صدی عیسوی کی ہندوستانی معاشرت پر سب سے زیادہ قابل قدر کتاب ”میرزا حسن قنبل“ کی

ہفت تہا

جو ابھی تک اردو داں طبقہ کی نگاہوں سے اوجھل تھی۔ اب ڈاکٹر محمد عمر استاد شعبہ تاریخ جاموہلیہ اسلام آباد نے اسے سلیس اور با محاورہ اردو میں منتقل کر کے ہندوستانی تہذیب و معاشرت کے طالب علموں اور محققوں کے لیے اس انمول ذخیرہ معلومات کا انادہ عام کر دیا ہے۔ اٹھارہویں صدی میں شمالی ہند کی تہذیبی سرگرمیاں ہوں، یا سیاست، شعر و شاعری ہو یا مذہبی تحریکات یا سماجی رسوم ان کا مطالعہ کرنے والا کوئی ناقد اس کتاب کو نظر انداز کر کے اپنے موضوع سے انصاف نہیں کر سکتا۔

کتاب کے شروع میں جناب نثار احمد فاروقی کے قلم سے ایک مفصل مقدمہ اور جناب ملک بلرم کا لکھا ہوا تعارف بھی شامل ہے۔

سائز متوسط $\frac{۲۶ \times ۲۶}{۸}$ صفحات ۲۴۱ قیمت : چھ روپے

مکتبہ برہان - دہلی